

انکساری اور ہمت: آفاقی اصولوں پر مبنی زندگی کے دوستوں

تمام تہذیبوں، مذاہب اور فلسفوں میں چند ایسی اقدار ہیں جو مستقل طور پر آفاقی اصول بن کر ابھرتی رہی ہیں۔ مثلاً سچائی، احترام، صبر، ہمدردی، رواداری اور انصاف۔ یہ دائمی اور انسانیت کی روح میں بسی ہوئی ہیں جنہیں ہر انسان کا ضمیر تسلیم کرتا ہے۔ لیکن محض ان اقدار کا اعتراف کر لینا کافی نہیں ہے۔ اصل چیلنج ان پر مستقل مزاجی سے عمل کرنا ہے، خاص طور پر اس وقت جب ذاتی خواہشات، انا یا خوف راہ میں رکاوٹ بن جائیں۔

روزمرہ زندگی میں آفاقی اصولوں کو اپنانے کے لیے دو صفات نہایت ضروری ہیں: انکساری اور ہمت۔ یہ دونوں صفات نہ صرف ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں بلکہ بنیادی اہمیت کی حامل بھی ہیں۔ ان کے بغیر، بلند ترین اصول محض مثالی خواہشات بن کر رہ جاتے ہیں اور عملی زندگی کے حقیقی تجربات نہیں بن پاتے۔

انکساری کو اولیت کیوں حاصل ہے

انکساری (Humility) کا مطلب یہ تسلیم کرنا ہے کہ میرے اصول میری اپنی انا (Ego) پر مقدم ہیں۔ اگر دیاننداری میرا اصول ہے، تو اپنی غلطی تسلیم کرنے سے میری عزت نفس مجروح نہیں ہوتی، بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ہمدردی میرا اصول ہے، تو میری سہولت کسی دوسرے کی ضرورت کے آڑے نہیں آتی چاہیے۔

قرآن کریم میں اس داخلی کیفیت پر زور دیا گیا ہے:

"یہ قطعی ہے کہ جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور تکبر کر کے اُن سے منہ موڑا ہے، اُن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ ہر گز جنت میں داخل نہیں ہوں گے، جب تک اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ گزر جائے۔ [1]۔ (سن لو)، ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔" (الاعراف 40:7)

پس، انکساری کمزوری کی علامت نہیں ہے۔ یہ وہ طاقت ہے جس کے ذریعے انسان یہ تسلیم کرتا ہے کہ سچائی اور نیکی ہمیشہ اس کی ذات اور انا سے بالاتر ہوتی ہیں۔ مثال: والدین کو احساس ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے بچے کو ناحق ڈانٹا ہے۔ یہاں انا غلطی ماننے سے روکتی ہے کہ "میں ایک بچے سے معذرت کیسے کروں؟" لیکن انکساری اس صورتحال کو بدل دیتی ہے: اپنی غلطی تسلیم کر کے وہ والدین ایمانداری اور احترام کی عملی مثال بن جاتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں باہمی اعتماد کا رشتہ مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔

ہمت کیوں ناگزیر ہے

اگر انکساری اصولوں کے سامنے انا کو جھکا دیتی ہے، تو ہمت (Courage) انسان کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو، چاہے اس کی کوئی بھی قیمت کیوں نہ چکانی پڑے۔ ارسطو نے اپنی کتاب 'نیکو میخین' (Nicomachean Ethics) میں ہمت کی تعریف بزدلی اور بے باکی کے درمیان ایک 'اعتدال' کے طور پر کی ہے: ہمت خوف کی عدم موجودگی کا نام نہیں، بلکہ خوف کے باوجود درست عمل پر قائم رہنے کا عزم ہے۔

قرآن کریم اس عزم کی یوں ستائش کرتا ہے:

"یہ وہ ہیں کہ جنھیں لوگوں نے کہا کہ دشمن نے تمھارے خلاف بڑی طاقت جمع کر لی ہے، سو اُس سے ڈرو تو اُن کا ایمان (یہ سن کر) اور بڑھ گیا اور انھوں نے جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کار ساز ہے۔" (آل عمران 173:3)

مثال: ایک ملازم جسے اپنے ادارے میں بدعنوانی کا پتہ چلتا ہے، وہ آواز اٹھانے کے خطرات سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے۔ مثلاً ملازمت سے برطرفی، مخالفت یا تنہا کر دیے جانے کا ڈر۔ لیکن اصولوں پر مبنی ہمت اسے قدم اٹھانے پر مجبور کرتی ہے، کیونکہ اس کا یہ ماننا ہے کہ عارضی تحفظ کے مقابلے میں دیاننداری کی قدر کہیں زیادہ ہے۔

انکساری اور ہمت کا باہمی ربط

ہمت کے بغیر انکساری غیر فعال نیکی بن کر رہ جاتی ہے۔ ایسی صورتحال جہاں انسان کو صحیح غلط کا پتہ تو ہو، لیکن اس میں قدم اٹھانے کا حوصلہ نہ ہو۔ اسی طرح، انکساری کے بغیر ہمت، غرور بن جاتی ہے۔ یعنی اپنی ہمت کو حق کی حمایت کے بجائے اپنی بڑائی جتانے کے لیے استعمال کرنا۔

یہ دونوں مل کر ایک متوازن کردار تشکیل دیتے ہیں:

• انکساری مجھے سچ کے سامنے جھکائے رکھتی ہے۔

• ہمت مجھے باطل کے سامنے مضبوط کھڑا رکھتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سی ایس لیوس (C.S. Lewis) جیسے مفکرین نے استدلال کیا کہ انکساری کا مطلب اپنے آپ کو کم تر سمجھنا نہیں، بلکہ اپنی ذات کے بارے میں کم سوچنا ہے۔ جبکہ ہمت کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ "یہ محض خوبیوں میں سے ایک خوبی نہیں ہے، بلکہ آزمائش کے وقت ہر خوبی کا لازمی جزو ہے۔"

آفاقی اصولوں کا عملی اطلاق

اخلاقی نفسیات (Moral Psychology) میں ہونے والی تحقیق (مثلاً جو ناٹھن ہائیٹ کی کتاب 'دی رائٹس مائنڈ' Jonathan Haidt's work on *The Righteous Mind*) ظاہر کرتی ہے کہ تمام تہذیبوں میں انسان یکساں اخلاقی بنیادوں پر متفق ہیں: جیسے انصاف، تحفظ، احترام، وفاداری اور تقدس۔ مذاہب ان اقدار کو آفاقی رنگ دیتے ہیں اور سیکولر اخلاقیات بھی ان کی تائید کرتی ہیں۔ تاہم، روزمرہ کی زندگی میں انہیں برتنے کے لیے انکساری اور ہمت جیسے دو محافظوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

• احترام: دوسروں کے ساتھ وقار سے پیش آنے کے لیے انکساری؛ اور تمسخر اڑانے جانے کے باوجود احترام برقرار رکھنے کے لیے ہمت۔

• صبر: اپنے بس سے باہر حالات کو قبول کرنے کے لیے انکساری؛ اور تلخی کے بغیر سختی جھیلنے کے لیے ہمت۔

• ہمدردی: دوسرے کا درد محسوس کرنے کے لیے انکساری؛ اور جب مشکل یا تکلیف دہ ہو تب بھی مدد کرنے کے لیے ہمت۔

• دیانتداری: غلطی ماننے کے لیے انکساری؛ اور ذاتی نقصان کے خطرے کے باوجود سچ بولنے کے لیے ہمت۔

نتیجہ: وہ اصول جو ہم سے زیادہ پائیدار ہیں

احترام، ہمدردی، صبر اور رواداری جیسے آفاقی اصول وقت اور ثقافت کی قید سے آزاد ہیں کیونکہ وہ انسانی ضمیر کی گہری پکار سے ہم آہنگ ہیں۔ تاہم، ان پر صرف عقل کے ذریعے عمل نہیں کیا جاسکتا۔ ان کے لیے انکساری اور ہمت جیسی کرداری خصوصیات درکار ہیں۔

- انکساری ہمیں سکھاتی ہے کہ میری اناسپائی سے چھوٹی ہے۔

- ہمت ہمیں سکھاتی ہے کہ سچائی کی قیمت ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔

یہ دونوں مل کر ہمیں اس قابل بناتے ہیں کہ ہم ان اقدار کی لاج رکھ سکیں جو آفاقی اور ابدی ہیں، اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ زندگی کے امتحانات میں ہم عارضی خواہشات کے بجائے دیرپا اصولوں کے ساتھ وابستہ رہیں۔

[1] یعنی ان کا جنت میں داخلہ ناممکن ہے۔